۷۸۶

مدینہ
۹۲

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اربعینِ ابی داؤد

سُننِ ابی داؤد

اور عقائدِ اہلسنّت

تالیف:

علامہ مولانا **محمد عبد المجید** قادری رضوی

ناشر:

انجمن ندائے اسلام

گوجرانوالہ ⁘ لاہور

۷۸۶
مدینہ
۹۲
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ

اربعینِ ابی داؤد

سُنن ابی داؤد

اَور عقائدِ اہلسنّت

تالیف:
علّامہ مولانا محمّد عبد المجید قادری رضوی

ناشر:
انجمن ندائے اسلام
گوجرانوالہ ⁘ لاہور

نام کتاب ——— سنن ابی داؤد اور عقائد اہلسنت

——— (اربعین ابی داؤد)

مرتبہ ——— مولانا محمد عبد المجید قادری

نظر ثانی ——— حضرت مولانا صاحبزادہ محمد داؤد رضوی صاحب

——— حضرت مولانا محمد طارق یونس ایم اے اسلامیات

محرک ——— مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب

تعداد ——— گیارہ سو (۱۱۰۰)

طباعت ——— بار اوّل

سنِ اشاعت ——— ربیع الاوّل ۱۴۱۶ھ

——— اگست ۱۹۹۵ء

ناشر ——— انجمن ندائے اسلام گوجرانوالہ - لاہور

۷۸۶
۹۲

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اِنتساب

بنام

قطب الاقطاب، غوث الثقلین

غوث الاعظم محی الدین (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ عبد القادر الحسنی والحسینی الجیلانی

——— اور ———

استاذ العلماء - شیخ الحدیث حضرت علامہ

مولانا مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی

ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد عبد المجید قادری

فہرست!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔ (ابوداؤد جلد اول ص ۷۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرے پھر عرض کرے "اے مولیٰ تعالےٰ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (ابوداؤد جلد اول ص ۷۳)

"اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔"

فائدہ | حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو پہلے بارگاہ رسالت میں سلام پیش کریں پھر مسجد میں داخل ہوتے کی دعا پڑھیں۔ درود شریف پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا۔" (ترمذی شریف ص ۶۴ جلد اوّل)

گٹھلیوں پر پڑھنے کا ثبوت

حَدَّثَنِیْ شَیْخٌ مِنْ طُفَاوَۃَ قَالَ تَثَوَّیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلَمْ اَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَشْمِیْرًا وَلَا اَقْوَمَ عَلٰی ضَیْفٍ مِنْہُ، فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَہٗ یَوْمًا وَھُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ لَہٗ مَعَہٗ کِیْسٌ فِیْہِ حَصًی اَوْ نَوًی وَاَسْفَلَ مِنْہُ جَارِیَۃٌ لَہٗ سَوْدَاءُ وَھُوَ یُسَبِّحُ بِھَا حَتّٰی اِذَا اَنْفَدَ مَا فِی الْکِیْسِ اَلْقَاہُ اِلَیْھَا فَجَمَعَتْہُ فَاَعَادَتْہُ فِی الْکِیْسِ فَدَفَعَتْہُ اِلَیْہِ ۔ (ابوداؤد جلد اول ص ۳۰۲)

"طفاوہ کے ایک شیخ (بزرگ) نے فرمایا کہ میں مدینہ طیبہ میں سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان ہوا۔ (وہ بزرگ بیان کرتے ہیں) کہ میں نے نبی علیہ السلام کے صحابہ کرام میں کسی کو ان (حضرت ابوہریرہ) سے بڑھ کر عبادت گزار اور مہمان نواز نہیں دیکھا۔ اسی دوران جب کہ میں ان کے پاس تھا ایک دن وہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں کنکریاں یا گٹھلیاں تھیں ان کی ایک سیاہ فام لونڈی تھی۔ یہ پڑھتے جاتے یہاں تک کہ جب تھیلی خالی ہوجاتی تو لونڈی انہیں جمع کرکے دوبارہ پڑھنے کے لئے تھیلی میں ڈال کر ان کے سپرد کر دیتی"

اونٹ نے بارگاہِ مصطفےٰ میں شکایت کی

فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاہُ فَسَکَتَ فَقَالَ "مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًی مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" فَقَالَ "اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہٖ

البَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ" (ابوداؤد جلد اول ص۳۵۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس (اونٹ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رویا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ نبی پاک علیہ السلام اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور اس کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ حضور پاک علیہ السلام نے فرمایا "اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے"؟ پس ایک انصاری نوجوان نے آکر عرض کی "اے اللہ کے نبی (یہ اونٹ) میرا ہے۔" حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اس انصاری کو) فرمایا۔ تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس (اونٹ) نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔"

فائدہ مذکورہ حدیث سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی شانوں کا اظہار ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کے فریاد رس (مددگار) ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جانور اور بے جان چیزیں بھی پہچانتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمہارا

• اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے۔

ایک صحابی بارگاہِ رسالت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ قَالَ فَأَطْعِمْهُ إِيَّاهُمْ۔ (ابوداؤد شریف جلد اول ص۳۳۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی حضور پاک علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس اس نے عرض کی "میں ہلاک ہو گیا"۔ حضور پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا بات ہے؟ عرض کی۔ روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔" حضور پاک نے فرمایا۔ کیا ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا متواتر دو مہینوں کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا۔ کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔" عرض کیا نہیں۔ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔" پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق (ٹوکرا جس میں کھجوریں تھیں) پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہیں خیرات کر دو۔ وہ شخص عرض گذار ہوا دو پہاڑیوں کے درمیان ہمارے گھر والوں سے غریب تو کوئی بھی نہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے کہ دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پس فرمایا حضور علیہ السلام نے "انہیں (اپنے اہل خانہ) کو کھلا دو۔"

فائدہ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو جب کوئی مشکل پیش آتی تھی تو وہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔ اس حدیث پاک سے اختیارِ مصطفیٰ کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

فلاں کب اور کہاں مرے گا

قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ وَھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا جَاوَزَ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُخِذَ بِاَرْجُلِھِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِیْ قَلِیْبِ بَدْرٍ۔ (ابوداؤد جلد ثانی ص۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غزوہ بدر کے موقع پر) کل یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا اور کل یہ فلاں کے پچھاڑنے جانے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا اور کل یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا (راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی ذرا بھی ادھر ادھر نہ ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں پیروں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔

فائدہ اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ کون کب اور کہاں مرے گا۔ جیسا کہ حضور پاک

نے جنگ بدر کے موقع پر پہلے ہی فرما دیا تھا کہ فلاں مشرک و کافر کل اس جگہ مرے گا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں فرماتا۔ ان کا یہ نظریہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے اور حضور علیہ السلام کا عطائی ہے۔ تفصیل کے لئے کتاب "جاء الحق" کا مطالعہ کرو۔

شہید ستّر افراد کی شفاعت کرے گا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشَفَّعُ الشَّھِیْدُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ۔ (ابوداؤد جلد اول ص۳۴۹)

(حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے) کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید اپنے گھر والوں میں ستّر افراد کی شفاعت کرے گا۔"

مشرک سے مدد نہیں لینی چاہیئے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ یَحْیٰی اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ لَحِقَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَاتِلُ مَعَہٗ فَقَالَ ارْجِعْ۔ (ابوداؤد جلد ثانی ص۱۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت یحیٰی رضی اللہ عنہ نے کہ مشرکوں کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آملا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنے کے لیے تو آپ نے فرمایا "واپس چلے جاؤ"۔ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ "اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِکٍ" (ابوداؤد جلد ۲ ص۱۹) "ہم کسی مشرک سے مدد نہیں چاہتے۔"

مشرک کی مجلس سے پرہیز کریں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِکَ وَسَکَنَ مَعَہٗ فَاِنَّہٗ مِثْلُہٗ۔ (ابو داؤد جلد ۲ ص ۲۹)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص مشرک سے صحبت (دوستی) رکھے اور اس کے ساتھ سکونت پذیر رہے تو وہ اسی جیسا ہے"۔

مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلَاثَۃٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِیْتُھَا۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۸۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔

(۱) مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا (۲) قاصدوں سے وہی سلوک کرنا جو میں کیا کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تیسری بات سے آپ خاموش ہو گئے یا یہ فرمایا کہ میں اسے بھول گیا۔

فائدہ | مذکورہ تینوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مشرک و کافر سے دوستی و محبت نہیں کرنی چاہیئے۔ مشرکین کو اپنا خیر خواہ ہرگز ہرگز نہ سمجھیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا۔" (پ ۴ - سورہ آل عمران آیت ۱۱۸) ترجمہ: "اے ایمان والو غیر مسلموں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ ۵ سورۃ نساء آیت ۱۳۸) منافقوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (پ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۲۸) ترجمہ: "مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا۔"

• خدا و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے واضح ارشادات کے باوجود جو نام نہاد مسلمان یہود و نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ سے تعلقات قائم کرتے ہیں۔ ان سے مدد چاہتے ہیں۔ ان کے طور اطوار فیشن اپناتے ہیں۔ ان جیسی شکل شباہت رکھتے ہیں اور ان جیسا لباس پہننے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ انہیں اپنے ان افعال پر نادم و شرمندہ ہو کر توبہ کرنی چاہیئے اور پکا سچا مومن بننا چاہیئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنی چاہیئے۔ نجدی دیوبندی ذہن رکھنے والے لوگ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر محبوبانِ خدا سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں (حالانکہ قرآن و حدیث کی روشنی محبوبانِ خدا سے مدد مانگنا جائز و ثابت ہے) لیکن یہ بات تاریخ میں محفوظ ہو گئی ہے کہ خلیج کی جنگ کے موقع پر اسی مکتب فکر کے لوگوں نے (سعودی حکمرانوں نے) ایک مسلمان ملک پر حملہ کرنے کیلئے یہود و نصاریٰ و مشرکین سے مدد طلب کی یہود و نصاریٰ کو اپنے اڈے فراہم کئے اور ان پر اربوں ڈالر خرچ کئے۔ مسلمانوں کو ایسے مذہبی بہروپیوں یہود و نصاریٰ کے ایجنٹوں اور انبیاء و اولیاء کے گستاخوں سے بچنا چاہیئے۔

نگاہِ نبوت و عظمتِ امام حسن (رضی اللہ عنہ)

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یُّصْلِحَ اللّٰہُ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنْ اُمَّتِیْ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ "میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کروادے گا"۔

عشرہ مبشرہ

فَقَامَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فَقَالَ اَشْھَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ عَشَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِکٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّیْتُ الْعَاشِرَ قَالَ فَقَالُوْا مَنْ ھُوَ فَسَکَتَ قَالَ فَقَالُوْا مَنْ ھُوَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ ۔ (ابوداؤد جلد ثانی صفحہ ۲۹۱)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ: گواہی دیتا ہوں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دس حضرات جنتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جنتی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق جنتی ہیں حضرت علی جنتی ہیں حضرت سعد بن مالک جنتی ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اگر میں چاہو تو میں دسویں کا نام بھی لے دوں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے یہ خاموش رہے لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ فرمایا وہ سعید بن زید ہے۔ (رضی اللہ تعالےٰ عنہم)

عظمتِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)

ثُمَّ قَالَ لَمَشْھَدُ رَجُلٍ مِّنْھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْبَرُّ فِیْہِ وَجْھُہٗ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِکُمْ عُمُرَہٗ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوْحٍ (ابوداؤد صفحہ ۲۹۱ جلد ۲)

(حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان فرمایا) ان میں سے کسی آدمی (صحابی) کا رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہمراہی میں چہرہ غبار آلود ہونا تمہارے ساری عمر کے اعمال سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کے برابر عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔

فائدہ: امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اگر کسی صحابی کے چہرہ مقدسہ پر گرد پڑی تو اس کا اتنا ثواب عطا کیا جائے گا کہ دوسرے لوگوں کو اتنا ثواب ساری عمر کی نیکیوں پر بھی نہیں ملتا خواہ اس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی عمر جتنی ہو۔ صحابہ کرام کی شان ہی نرالی ہے۔ آج ہم ترستے ہیں کہ ہمیں خواب میں ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے لیکن صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) وہ مقدس نفوس ہیں جن کو سرکار علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور آپ کے فرمودات سننے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضرت امام احمد رضا بریلوی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

مُردے سنتے ہیں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۴)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا رہتا ہے۔"

فائدہ: مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ اس کے علاوہ بے شمار اور بھی دلائل ہیں۔ تفصیل کیلئے مطالعہ کریں امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی کی کتاب۔ "حیات الموات فی بیان سماع الاموات"

چھ ماہ بعد قبر سے نکالا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِیْ رَجُلٌ فَکَانَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذَالِکَ حَاجَۃٌ فَاَخْرَجْتُہٗ بَعْدَ سِتَّۃِ اَشْھُرٍ مَا اَنْکَرْتُ مِنْہُ شَیْئًا اِلَّا شُعَیْرَاتٍ کُنَّ فِیْ لِحْیَتِہٖ مِمَّا یَلِی الْاَرْضَ (ابوداؤد جلد ثانی ص۱۰۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میرے والد ماجد کو ایک اور آدمی کے ساتھ دفن کیا گیا تھا تو میرے دل میں ایک تمنا کروٹیں لے رہی تھی۔ پس میں نے انہیں (اپنے والد ماجد کو) چھ ماہ بعد وہاں سے نکال لیا۔ ان کی کسی چیز میں کچھ فرق نہیں ہوا تھا سوائے داڑھی شریف کے ان بالوں کے جو زمین سے لگے ہوئے تھے۔

ہاتھ چومنا

اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَہٗ وَذَکَرَ قِصَّۃً قَالَ فَدَنَوْنَا یَعْنِیْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا یَدَہٗ ۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص۳۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ علیہ السلام کے

کے دست مقدس کو بوسہ دیا۔

فائدہ: مذکورہ حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بھی ثابت ہے کہ انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد جلد دوم ص۳۶۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حق ہی نکلتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ اَسْمَعُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْدُ حِفْظَہٗ فَنَھَتْنِیْ قُرَیْشٌ وَقَالُوْا اَتَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ تَسْمَعُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابِ فَذَکَرْتُ ذَالِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَأَ بِاِصْبَعِہٖ اِلٰی فِیْہِ فَقَالَ اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا الْحَقُّ ۔ (ابوداؤد ج۲ ص۱۵۷)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں یاد کرنے کے ارادے سے ہر اس بات کو لکھ لیا کرتا جو حضور علیہ السلام سے سنتا۔ پس قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آپ ہر اس بات کو لکھ لیتے ہیں جو کہ سنتے ہیں۔ حالانکہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انسان ہیں جو ناراضگی اور رضامندی میں کلام فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں لکھنے سے رک گیا اور حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے اپنی انگشت مبارک سے دھن اقدس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لکھتے رہو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر حق۔"

حضرت عثمان اللہ اور اسکے رسول کے کام گئے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ

فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُبَایِعُ لَہٗ فَضَرَبَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَھْمٍ وَلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرُہٗ۔ (ابوداؤد جلد ثانی ص۱۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ بیشک عثمان اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے کام گئے ہیں اور میں انہیں بیعت کرتا ہوں پس حضور نے اُن کا حصہ بھی نکالا جبکہ ایسے کسی ایک کو بھی ان کے سوا حصہ عنایت نہ فرمایا جو موجود نہ تھا۔

فائدہ حضور علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ غزوہ بدر کے وقت وہ سخت بیمار تھیں اس لیے حضور پاک علیہ السلام نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تیمارداری کی خاطر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جہاد میں شریک نہ ہونے کی اجازت فرمائی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چونکہ حضور (علیہ السلام) کی اجازت سے مدینہ منورہ میں رہے تھے اس لیئے انہیں مال غنیمت سے حصہ ملا اور حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ کہنا یہ کام اللہ اور اسکے رسول کے لئے ہے درست ہے۔

اختیارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ مَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَتِلْکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَقَدْ نَسَکْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ

اَکْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَکَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَھْلِیْ وَجِیْرَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا جَذْعَۃً وَھِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَھَلْ تُجْزِیُٔ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِیَٔ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ (ابوداؤد ج۲ ص۳۱)

حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کے دن نماز عید کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی کا ثواب پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو وہ بکری کا گوشت ہے (اس کو قربانی کا ثواب نہیں ملے گا) پھر حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ خدا کی قسم میں تو نماز کے لئے نکلنے سے پہلے قربانی کر بیٹھا یہ سمجھتے ہوئے کہ آج کا دن کھانے پینے کے لیئے ہے پس میں نے جلدی کی کہ خود کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو بکری کا گوشت ہے صحابی رسول حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ عرض گزار ہوئے میرے پاس بکری کا جذعہ (چھ ماہ سے زائد عمر کا بچہ) ہے۔ جو گوشت میں دو بکریوں سے بڑھ کر ہے۔ کیا وہ میری طرف سے کفایت کریگا؟ فرمایا۔ (نعم) ہاں اور تمہارے بعد کسی کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

فائدہ حدیث مذکورہ سے پتہ چلا کہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ جب آپ کسی اپنے امتی کو نوازنا چاہیں تو نواز سکتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس کی متعدد مثالیں وارد ہیں۔

؎ خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا   دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضۂ واختیار میں

خارجیوں کے بارے میں

فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ نَاتِئُ الْجَبِیْنِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مَحْلُوْقُ

قَالَ اِتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ اَیَاْمَنُنِیَ اللّٰہُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ قَالَ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَہٗ اَحْسِبُہٗ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ قَالَ فَمَنَعَہٗ قَالَ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا اَوْ فِیْ عَقَبِ ھٰذَا قَوْمٌ یَّقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ (ابوداؤد ج۲ ص۳۰۸)

(حدیث مذکورہ کے پہلے حصہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مال تقسیم فرمایا) پس ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی ابھری ہوئی تھی اور داڑھی گھنی تھی سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔ "اے محمد! اللہ سے ڈرو"۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں ؟ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کون کرے گا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امانت دار شمار فرمایا ہے۔ کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے۔ پس ایک آدمی نے اس کے قتل کرنے کا سوال کیا (راوی کا بیان ہے) میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے منع فرمایا۔ جب وہ آدمی واپس چلا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ "اسکی نسل یا پیٹھ سے ایسے لوگ ہونگے جو قرآن پڑھیں گے لیکن (قرآن) ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے ایسے نکلے ہوں گے۔ جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے اور وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ اور بت پرستوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔ اگر میں اُن کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح مٹا کر رکھ دوں"۔

● ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ (ترجمہ) "وہ قرآن پڑھیں گے تمہاری قرأت ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی۔ تمہاری نمازیں ان کی نماز کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوگی۔ نہ تمہارے روزے ان کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے۔ وہ ثواب سمجھ کر پڑھیں گے لیکن عذاب پائیں گے"۔ (ابوداؤد ص۳۰۸)

فائدہ | خارجیوں کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ ہر دور میں مختلف رنگوں کے

اندر موجود رہیں گے۔ لیکن ظاہری اعمال کے لحاظ سے مسلمانوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ مسلمانوں کا برا چاہنے والے ہوں گے اور بت پرستوں کے خیر خواہ ہوں گے۔ بڑا دعویٰ کریں گے کہ ہم قرآن کی دعوت دیتے ہیں لیکن ان کا تعلق قرآن سے صحیح طور پر نہیں ہوگا۔ جو آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بد مذہبوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اللہ والوں کی طرف جانور منسوب کرنا

قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ۔ (ابوداؤد ج۲ ص۳۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا جانور ذبح کرتے تو مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور آل محمد کی طرف سے اور امتِ محمدیہ کی طرف سے"۔

فائدہ | نبیٔ آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت آل محمد اور اُمت محمد کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح فرماتے تھے۔ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کیا جائے ایصال ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے "وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ" میں شمار نہیں ہوتا۔

ایک صحابی نے عرض کی میرا باپ کہاں ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فِی النَّارِ۔ (ابوداؤد جلد ثانی ص۳۰)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا باپ جہنم میں ہے"۔

فائدہ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور علیہ السلام یہ جانتے تھے۔ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے۔ اس کے باوجود جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور علیہ السلام کو اپنے اور کسی کے خاتمے کا پتہ نہیں تھا۔ ان کو ایسے باطل عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ۔ (ابوداؤد جلد ثانی صـ۲۹۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالٰے عنہم) کو برا نہ کہو (گالی نہ دو) اسلیئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام میں سے کسی کے ایک مد (ایک سیر) یا نصف مد کے ثواب کو نہیں پہنچے گا۔

مومن اور منافق کے بارے میں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ۔ (ابوداؤد ج۲ صـ۳۱۲)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے جبکہ منافق دھوکا باز اور بخیل ہوتا ہے۔"

سنّت کا لزوم

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ یْکَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ۔ (ابوداؤد جلد ثانی صـ۲۸۴)

" حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی جیسی (حدیث شریف) خبردار ہو جاؤ قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لئے صرف قرآن مجید کافی ہے۔ لہذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔"

فائدہ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح قرآن مجید فرقان حمید کو ماننا ضروری ہے اسی طرح احادیث مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا بھی لازمی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پاک علم غیب جانتے ہیں تب ہی تو آپ نے پہلے ہی خبر دے دی ایک باطل فرقہ کے بانی کی جو حدیث شریف کا انکار کرے گا۔ لوگوں کو کہے گا کہ صرف قرآن مجید ہی کافی ہے۔

طریقۂ نبوی کے ساتھ طریقۂ خلفاء راشدین بھی

فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ (ابوداؤد جلد ۲ صـ۲۸۷)

(حضور پاک علیہ السلام نے فرمایا) پس تحقیق جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا تو وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے خلفاء کرام کی سنت جو رشد و ہدایت والے ہیں اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور دین میں جو

نئے کام جاری کئے جائیں ان سے بچتے رہنا اسلیئے کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔

فائدہ مذکورہ حدیث پاک سے بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم غیب ہے، اسلیئے کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام کو فرمایا کہ میری حیات ظاہری کے بعد بہت اختلاف ہوگا۔ اور ایک روایت میں آتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔

اَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۸۳)

"خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب یہ اُمت (امت محمدیہ) تہتر (۷۳)، فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر (۷۲) فرقے تو جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنّت میں جائے گا اور وہ (بڑی) جماعت ہے"۔

اہلسنّت وجماعت کے علاوہ جتنے فرقے ہیں وہ سب بدعتی گمراہ اور بدمذہب ہیں۔ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" کی بحث کرتے ہوئے علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے (ترجمہ) جو بدعت اصول اور قوانین اور سنت کے موافق ہے اور اس سے قیاس کی ہوئی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہے اسکو بدعت گمراہی (سیئہ) کہتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات فارسی جلد اول ص ۱۳۵ مطبوعہ دہلی)

نوٹ:۔ بدعت کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے کتاب "جاء الحق" کا مطالعہ فرمائیں۔

مکہ معظمہ کو حرم بنانا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ

وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ عَبَّاسٌ اَوْ قَالَ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ (ابوداؤد ص ۲۸۳ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ مکرمہ کو فتح کروایا تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کو روک دیا لیکن اپنے رسول اور ایمان والوں کو اس پہ مسلّط کر دیا۔ یہ میرے لیے دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال فرمایا پھر یہ قیامت تک اسی طرح حرام ہے۔ اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا شکار نہ کیا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز اٹھانا حلال نہیں مگر بتانے کے لیے۔ (راوی کا بیان ہے) پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یا حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ اذخر کے سوا کیونکہ یہ ہماری قبروں اور گھروں میں کام آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذخر کے سوا۔

فائدہ حدیث مذکورہ میں ہے کہ حضور پاک نے مکہ مکرمہ شریف کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں شکار نہ کیا جائے۔ اس کے درخت نہ کاٹے جائیں تو حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی اذخر کے سوا۔ یعنی اذخر (ایک گھاس ہے) کے کاٹنے کو حرام نہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اذخر کے (یعنی اذخر کے کاٹنے کی تمہیں اجازت ہے)

معلوم ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اختیار عطا فرمایا ہے جس چیز کو چاہیں حرام فرمائیں اور جس چیز کو چاہیں حلال فرما دیں۔ اس کی مثالیں احادیث

ہیں بہت وارد ہیں۔ صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا اسی لئے تو حضرت عباس نے عرض کی
کہ حضور اذخر کے کاٹنے کی اجازت فرمائیں۔ بخاری شریف میں حضرت خزیمہ بن ثابت
کی فضیلت میں حدیث مبارکہ وارد ہے (ترجمہ) کہ (حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ صحابی ہیں)
جن کی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے رسول نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر بنا دیا تھا (بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۹۴)

● اختیار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اور حدیث نقل کی جاتی ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ
حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَاءَ
مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا
الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ وَجَدَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ وَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً
اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ
اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ۔ (ابو داؤد جلد اول صفحہ ۲۸۵)

حضرت سلیمان بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ،
کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا جس کو
حضور پاک علیہ السلام نے حرام فرمایا ہے پس انہوں نے اس کے کپڑے چھین لئے پھر
اس کا ایک دوست ان کپڑوں کے بارے میں بات چیت کرنے لگا تو فرمایا۔ بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا ہے جو اس میں کسی کو شکار کرتا
ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے۔ لہٰذا میں تمہیں وہ چیز واپس نہیں دونگا جو رسول خدا
نے دلائی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسکی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

فائدہ مذکورہ روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار بھی ثابت ہو
رہا ہے اور صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال
اطاعت و فرمانبرداری کرنا بھی۔

بُلند آواز سے ذکر کرنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاٰى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَاَتَوْهَا فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ نَاوِلُوْنِيْ صَاحِبَكُمْ فَاِذَا هُوَ
الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالذِّكْرِ۔ (ابو داؤد جلد ثانی صفحہ ۹۵)

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے۔ یا (ان کا بیان ہے) کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا ہے کہ انہوں
نے فرمایا۔ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے دیکھا تو حضور علیہ السلام
ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے۔ اپنا ساتھی مجھے پکڑاؤ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند
آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔

● اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ
اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ "پس اللہ تعالیٰ کا اس طرح ذکر کرو جس طرح اپنے آباؤ
اجداد کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ"۔

فائدہ بعض لوگ ذکر بالجہر کو حرام و بدعت کہتے ہیں حالانکہ قرآن و
حدیث سے معلوم ہوتا ہے ذکر بالجہر جائز ہے۔

طاقتِ رسول علیہ السلام

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ
عَمَلُهٗ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَطِيْعُ۔ (ابو داؤد جلد صفحہ ۲۰۱)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے سوال کیا کہ حضور علیہ السلام کا عمل کیسا ہوتا تھا۔ کیا حضور علیہ السلام کسی کام کو دنوں کے ساتھ مخصوص فرما لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کا عمل دائمی ہوا کرتا تھا اور تم میں سے اتنی طاقت کون رکھتا ہے جتنی حضور علیہ السلام میں طاقت تھی۔

شفاعت کرنیوالی سورت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔ (ابوداؤد جلد ۱ صـ ۲۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن پاک میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۃ ملک ہے۔

دعا عبادت ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هِیَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (ابوداؤد جلد اول صـ ۲۱۵)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا دعا عبادت ہے۔ تمہارے رب نے فرمایا۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

فائدہ مذکورہ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنی چاہیئے اور دعا کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِیَدَیْهِ (ابوداؤد جلد اول صـ ۲۱۶)

حضرت سائب بن یزید نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرہ مبارک پر مل لیتے تھے۔

فائدہ حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ دعا کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا سنتِ رسولِ خدا ہے۔ (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم)

نظر حق ہے

حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَیْنُ حَقٌّ (ابوداؤد ج ۲ صـ ۱۸۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا نظر حق ہے۔ (لگ جاتی ہے)

شہادت کی خوشخبری

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِیْ فِی الْغَزْوِ مَعَكَ اُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یَّرْزُقَنِیْ شَهَادَةً قَالَ قَرِّیْ فِیْ بَیْتِكِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ كَانَتْ تُسَمَّی الشَّهِیْدَةَ۔ (ابوداؤد جلد اول صـ ۹۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوۂ بدر فرمانے لگے۔ یارسول اللہ مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد کی اجازت دیجئے۔ کہ میں بیماروں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرمادے حضور پاک نے فرمایا۔ تم اپنے گھر میں رہو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے۔ ان کا نام شہیدہ پڑ گیا۔

فائدہ حضرت ام ورقہ بنت نوفل کے ایک غلام اور لونڈی نے ان کو شہید کیا تھا حضور پاک نے پہلے ہی ان کو یہ خوشخبری دے دی تھی۔

میت کے لئے صدقہ کرنا

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (ابوداؤد ج۱ ص۲۴۲)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ حضرت ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوگیا ہے پس کونسا صدقہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا پانی۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ حضرت ام سعد کی طرف سے ہے۔

مسلمان مردہ کو ثواب پہنچتا ہے

فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ۔ (ابوداؤد جلد ثانی ص۴۳)

(حضرت عمرو نے) عرض کیا یارسول اللہ میرے باپ نے سو غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی تو ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کردیئے ہیں اور پچاس کا آزاد کرنا ابھی باقی ہے۔ کیا میں ان کی طرف سے آزاد کردوں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتے تم ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ وخیرات دیتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب انہیں پہنچ جاتا۔

فائدہ مذکورہ دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کرنا درست ہے اور مسلمان مردہ کو اسکا ثواب پہنچتا ہے۔

ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ۔ (ابوداؤد جلد اول ص۳۴۳)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر ہمیشہ اپنے مخالفوں سے لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا۔

فائدہ حدیث مذکورہ سے پتہ چلا کہ حضور علیہ السلام علم غیب جانتے ہیں۔ تب ہی تو آپ فرما رہے ہیں کہ ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا۔

حضور علیہ السلام کی دعا کا اثر

عَنْ عُرْوَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَعْطَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا یَشْتَرِیْ بِہٖ اُضْحِیَۃً اَوْ شَاۃً فَاشْتَرٰی شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰھُمَا بِدِیْنَارٍ فَاَتَاہُ بِشَاۃٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ فِیْ بَیْعِہٖ فَکَانَ لَوِ اشْتَرٰی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْہِ۔

(ابوداؤد ص ۱۲۴ جلد ثانی)

حضرت عروہ بن ابوالجعد بارقی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا قربانی کا جانور خریدنے کے لئے یا بکری کے لئے پس انہوں نے اس کی دو بکریاں خریدلیں۔ ایک بکری ان میں سے ایک دینار کی فروخت کردی پس وہ بکری اور ایک دینار لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔

آپ نے تجارت میں ان کے لئے دعا فرمائی۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع کماتے۔

چند مفید کتابیں

- خدائی فیصلے مولانا عبد المجید قادری
- مصطفائی فیصلے (اربعین بخاری)
- صحیح مسلم اور عقائدِ اہلسنّت (اربعینِ مسلم)
- تحفہ احادیث (اربعینِ ترمذی)
- افکارِ شاہ ولی اللہ اور مسلکِ اہلسنّت
- مسئلۂ نور (قرآن و حدیث کی روشنی میں)
- بیس رکعت تراویح کا لاجواب بیان
- نمازِ حنفی (حدیث کی روشنی میں)
  المعروف امام الانبیاء کی نماز
- خدائی تحفہ
- سنن ابوداؤد اور عقائدِ اہلسنّت (اربعینِ سنن ابوداؤد)